علی سردارؔ جعفری

(1913-2000)

علی سردارؔ جعفری اُتر پردیش کے قصبہ بلرام پور میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ اور علی گڑھ میں تعلیم پائی۔ 'ان کا شمار اردو کے اہم شاعروں' اور ادیبوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے ترقی پسند تحریک کو پروان چڑھانے میں اہم رول ادا کیا۔

علی سردار جعفری کا شمار اردو کے ممتاز ترقی پسند ادیبوں میں ہوتا ہے۔ 'خون کی لکیر'، 'نئی دنیا کو سلام'، 'پتھّر کی دیوار'، 'ایک خواب اور' ان کے اہم شعری مجموعے ہیں۔ 'ترقّی پسند ادب' اور 'اقبال شناسی' ان کی کتابیں ہیں۔ انھوں نے ایک رسالہ 'گفتگو' جاری کیا اور بیرونی ملکوں کے سفر کیے۔

ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں 'گیان پیٹھ ایوارڈ' اور 'اقبال سمّان' کے علاوہ کئی اہم انعامات سے بھی نوازا گیا۔

© NCERT not to be republished

نِوالا

ماں ہے ریشم کے کارخانے میں
باپ مصروف سوُتی مِل میں ہے
کوکھ سے ماں کی جب سے نکلا ہے
بچّہ کھولی کے کالے دِل میں ہے
جب یہاں سے نکل کے جائے گا
کارخانوں کے کام آئے گا
اپنے مجبور پیٹ کی خاطر

© NCERT not to be republished

بھوک سرمائے کی بڑھائے گا
ہاتھ سونے کے پھول اُگلیں گے
جسم چاندی کا دھن لُٹائے گا
کھڑکیاں ہوں گی بینک کی روشن
خون اس کا دیے جلائے گا
یہ جو ننّھا ہے بھولا بھالا ہے
خونیں سرمائے کا نِوالا ہے
پوچھتی ہے یہ اس کی خاموشی
کوئی مجھ کو بچانے والا ہے

(علی سردار جعفری)

© NCERT not to be republished

مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

مصروف	:	کام میں لگا ہوا
کھولی	:	کوٹھری، ایک چھوٹا تنگ کمرہ
سرمایہ	:	دولت

ii۔ سوچیے اور بتائیے

1۔ نظم کے ابتدائی دو شعروں میں شاعر نے ماں، باپ اور بچّے کی کیا حالت بیان کی ہے؟

2۔ بچّے کے کارخانوں میں کام آنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

3۔ بینک کی کھڑکیاں روشن ہونے کا کیا مطلب ہے؟

4۔ شاعر نے بچّے کو خونیں سرمایے کا نوالا کیوں کہا ہے؟

5۔ 'کوئی مجھ کو بچانے والا ہے'، کہہ کر شاعر نے ہمارے سماج کی کن کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے؟

© NCERT not to be republished